بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ملالہ میوند اور ملالہ یوسفزئی

پاکستان میں موجود نام نہاد آزاد میڈیا اس وقت چیخ اٹھی جب سوات میں طالبان نے ملالہ کے نام سے ایک لڑکی پر قاتلانہ حملہ کیا اور وہ اس حملے میں زخمی ہوئی اور طالبان نے اس حملے کی ذمہ داری بھی قبول کی، اس دوران میڈیا پر طرح طرح کے بیانات اور اسلام اور طالبان کے خلاف پروپیگنڈے شروع ہوئے کوئی کہتا ہے کیا ملالہ کو مارنے والے مسلمان ہو سکتے ہیں؟ کوئی کہتا ہے کہ کیا اس کا جرم یہ تھا کہ وہ تعلیم حاصل کرنا چاہتی تھی؟ کوئی کہتا ہے کہ اس کا جرم یہ ہے کہ وہ سیاستدان بن کر اس ملک کی خدمت کرنا چاہتی تھی؟ کوئی کہتا ہے نہ اسلام اس کام کی اجازت دیتا ہے اور نہ پختون روایات؟

ملالہ یوسفزئی کون تھی اور طالبان نے اس پر کیوں حملہ کیا؟

ملالہ پختون تاریخ میں ایک بہت اہمیت کا حامل نام ہے اور پشتو کے ضرب الامثال میں بھی عورتوں کی بہادری اور جرأت میں یہ نام مشہور ہے، ملالہ ایک مسلمان پشتون عورت تھی اور اس نے برطانیہ کے خلاف جنگ میں مجاہدین کا بھرپور ساتھ دیا تھا اسلئے جب بھی پختون برطانوی استعمار کے شکست کی بات کرتے ہیں تو اس میں ملالہ کا نام ضرور لیتے ہیں اور اس کا مشہور شعر اب بھی پختون بچے بچے کی زبان پر جاری ہے۔

ے چی پہ میوند کښې دی مړ نہ کړې   پہ دی پوهیگہ بی ننگئ تہ دی ساتینہ

لیکن دشمن ہمارے تاریخ کو مسخ کرنے کی مذموم کوششیں کر رہا ہے جس اس لئے انہوں نے ایک طرف ملالہ جویا اور ملالہ شنواری کو افغانستان میں تیار کیا جو کہ فاحشہ عورتیں ہیں اور ان کو عالمی سطح پر جائزے بھی دیئے گئے جنہوں نے ملالہ نام کو بدنام کیا، وہ امریکیوں سے محافل کرتی ہیں، پارلیمنٹ میں بے پردہ ہو کر مردوں کے ساتھ ہم کلام ہوتی ہیں، انہوں نے ملالہ نام کو بدنام کر کے ہمارا سر شرم سے جھکا دیا، جبکہ دوسری طرف طاغوتی قوتوں اور این جی اوز نے ملالہ یوسف زئی کے نام سے ایک ایسی لڑکی کا کردار سامنے لایا جس نے اسلام اور پختون روایات کو مسخ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑا، تاکہ کل اگر پختون طاغوت کے خلاف لڑنے والی ملالہ میوند کا نام بطور فخر لیتے ہیں تو ان کے پاس بیٹھی پختون ملالہ یوسفزئی ان پختونوں کیلئے ایک ایسا جواب ہوگا کہ وہ تمام پختونوں کے فخر و غرور کو خاک میں ملانے کے لئے کافی ہوگا۔

ملالہ یوسفزئی نے پختون قوم کا سر شرم سے نیچا کیا، شرم و حیا سے عاری صحافی حامد میر آتا ہے اور ہماری بہن سے انٹرویو لیتا ہے اور اس کو بہادر بیٹی کے نام سے میڈیا پر شو کرتا ہے، یہ ایک پختون کی غیرت و حمیت کو للکارنے کیلئے کافی ہے، وہ خود تو شرم سے عاری ہے، اس کی بہن تو اس کے ساتھ ٹی وی اسکرین پر بیٹھتی ہے، بازاروں میں سرعام گھومتی ہے لیکن اب ہمارے کلچر اور ہماری ثقافت کو تباہ کر رہا ہے اور ڈھٹائی کیساتھ کہتا ہے کہ ملالہ پر حملہ کرنا پختون روایات کے خلاف ہے، پختون روایات تو یہی ہے کہ جب ان کی بہن اور بیٹی کسی غیر محرم کے سامنے بے پردہ بیٹھ جاتی ہے تو وہ اس پر اپنی بہن اور بیٹی کو قتل کرتا ہے لیکن پشتو روایات سے ناآشنا لوگ یہ نہیں جانتے، لہذا ہمیں اس بات پر اگر کوئی پشتون روایات کا دشمن قرار دیتا ہے کہ ہم نے ایک لڑکی پر اس وجہ سے ہاتھ اٹھایا ہے کہ وہ بے حیا مردوں کے مابین بیٹھ کر طالبان کے خلاف بولتی ہے اور پشتون قوم بلکہ پورے اسلامی دنیا کے دشمن اوبامہ کو اپنا آئیڈیل سمجھتی ہے تو ہم اس دشمنی کو اپنے لیئے اعزاز سمجھتے ہیں۔ پختون لڑکیوں کا کا قطعاً یہ نہیں ہے اور نہ پختون قوم کا یہ کلچر ہے ہاں وہ لوگ ضرور اس کو اپنا کلچر سمجھیں گے جنہوں نے کل اپنی ماں کو اسٹیج پر کھڑا کر کے پوری قوم کے سامنے بے پردہ کیا بیگم نسیم کل نامحرم مردوں کے سامنے بیٹھ کر جلسے اور جلوس کرتی تھی اور پختون قوم کے روایات کو بدنام کرتی تھی لیکن پختون قوم کبھی بھی ایسے لوگوں کو نہیں چھوڑیں گے جو پختون قوم کے ثقافت کو برباد کرنا چاہتے ہیں۔

کہاں ملالہ میوند اور کہاں ملالہ یوسفزئی؟

ملالہ یوسفزئی کو پختون قوم کا ہیرو بنا کر ملالہ میوند کا سر لحد میں شرم سے نیچے کرنے کی کوشش کی گئی، ملالہ میوند تو اس استعمار کے خلاف خود لڑتی تھی جنہوں نے مسلمان اور پختون قوم پر حملہ کیا تھا جبکہ ملالہ یوسفزئی اس کفر کے امام (اوبامہ) کو اپنا آئیڈیل سمجھتی ہے جس کے ہاتھ پورے اسلامی دنیا اور پختون قوم کے خون سے رنگین ہے، البتہ یہ ان نام نہاد پختونوں کا ہیرو ضرور ہے جنہوں نے کل پختونوں کے خلاف ایک غیر اسلامی اور غیر پختون استعمار روس کو جواز فراہم کیا تھا اور آج پھر ایک غیر پختون کفری استعمار کو مسلمانوں اور پختونوں پر تسلط کا جواز فراہم کررہے ہیں، یہ اپنے آپ کو پختونخوا اور پختونوں کے خیر خواہ ظاہر کرنے والے کل جب روس کی حمایت کرتے تھے تو کیا روس پشتو بولتا تھا اور آج جب امریکہ کے صف میں کھڑے ہیں تو کیا امریکہ پشتو بولتا ہے لیکن یہ درحقیقت پختونخواہ نہیں بلکہ کفر خواہ ہیں، ملالہ یوسف زئی ان کیلئے مبارک ہو، غیرت مند پختون مسلمان کا فخر اور اعزاز تو ملالئی میوند ہے۔

کیا ملالہ یوسفزئی بچی تھی؟

ملالہ یوسفزئی کے قتل پر واویلا کرنے والے کہتے ہیں کہ ملالہ یوسفزئی ایک بچی تھی اور بچے تو اسلامی تعلیمات کی رو سے جنگ میں بھی نہیں مارے جاتے، تو عرض ہے کہ ملالہ قطعاً ایک بچی نہیں تھی جو بھی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بولتا ہے اور جب مسلمان اس کو انصاف کے کٹہرے میں لاتے ہیں تو ان کے پاس یہ بہانہ ہوتا ہے کہ یہ بچہ یا بچی تھی، کل ایک مسیحی لڑکی نے جب قرآن کے اوراق جلائے تو انہوں نے اس کو سولہ سال کی بچی قرار دی اور اس کو بری کردیا جبکہ اس پر گواہی دینے والے مسجد کے پیش امام کے خلاف پولیس نے بزور دو آدمیوں کو گواہ بنا کر اس پر یہ الزام لگایا کہ اس نے گواہی دینے میں جھوٹ بولا ہے جبکہ دونوں گواہان نے پھر ہائی کورٹ میں اقرار کیا کہ پولیس نے بزور مولوی صاحب کے خلاف ان کو جھوٹی گواہی دینے پر مجبور کیا تھا۔ بہر حال آپ سوچئے کہ سولہ سال کی لڑکی بچی ہوتی ہے؟ اسی طرح ملالہ فاحشہ کو بھی چودہ سال کی بچی قرار دی، ملالہ کی تاریخ پیدائش جولائی ۱۹۹۷ء ہے اس اعتبار سے پندرہ سال چار ماہ اس کی عمر بنتی ہے، لڑکی میں اگر بلوغت کے اور آثار نہ بھی پائی جائیں تو یہ بلوغت کی آخری حد ہے، ویسے تو نو سال کے عمر میں بھی لڑکی بالغ ہوسکتی ہے، بلوغت کے بعد وہ اپنے تمام افعال و اعمال کا جواب دہ ہوگی لہٰذا شریعت کی رو سے وہ عاقل بالغ اور شرعی امور کا مکلّف لڑکی ہے نہ کے معصوم اور نادان بچی۔ اگر وہ واقعی بچی تھی تو بڑے بڑے سورماؤں نے طالبان کیخلاف اس کو ایک بہادر لیڈر کے طور پر کیوں آگے کیا؟ بھلا ایک بچی قوم کے معاملات کو کیا جانے؟

کیا عورت پر حملہ کرنا اسلام اور پختون روایات دونوں کی رو سے غلط ہے؟

جی ہاں اسلام اور پختون روایات شریعت کی پابندی اور پختون روایات کی پاسداری کرنے والی پاک باز عورتوں پر حملے کی قطعاً اجازت نہیں دیتا ہے لیکن مجرم، بے حیا اور شریعت کی واضح مخالفت کرنی والی عورتوں پر حملے کی اجازت ہی نہیں بلکہ حکم دیتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر عبداللہ ابن خطل اور اس کی دو لونڈیوں کو قتل کرنے کا حکم دیا جو مسلمانوں کے خلاف اشعار پڑھتے تھے اور مسلمانوں کے خلاف کفار کو جنگ پر ابھارتے تھے حالانکہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین تھے اور فتح مکہ یوم الرحمہ یعنی رحمت کا دن تھا دیکھو! مسلمانوں کے خلاف غلط پروپیگنڈہ کرنے والی عورتوں پر رحمۃ للعالمین نے رحمت کے دن حملہ کرنے اور ان کی قتل کا حکم دیا اور ان کو یوم الرحمت میں رحمۃ للعالمین کی طرف سے عمومی تقسیم ہونے والی رحمت میں سے بھی کچھ حصہ نہ ملا۔

ملالہ یوسفزئی پر حملے کے شرعی اسباب:۔

۱۔ ملالہ یوسفزئی ایک جاسوس لڑکی تھی پوری دنیا جانتی ہے کہ ملالہ یوسفزئی بی بی سی جو کہ ایک غیر ملکی انگریزی ادارہ ہے کو مسلمانوں اور مجاہدین کے

راز پہنچاتی تھی اوران کی خفیہ کارروائیوں سے ان کفار کوخبردار کرتی تھی ،گل مکئی کے نام سے لکھی گئی ڈائری پوری دنیا کے سامنے واضح ہے اورکسی پر یہ بات پوشیدہ نہیں ہے، اسی ڈائری پر یعنی مسلمانوں کے خلاف جاسوسی اوران کے رازوں کوافشاء کرنے کے بدلے اس نے کفار سے ایوارڈز اورانعامات بھی وصول کئے جبکہ مسلمانوں کے رازوں کوعام مسلمانوں کے اندر بھی افشاء کرنا منافقین کا کام ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں'' **وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِالْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ**'' ترجمہ: ''اور جب ان کے پاس امن یا خوف کی کوئی خبر پہنچتی ہے تو اُسے مشہور کردیتے ہیں''۔

امام ضحاک اور ابن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''کہ یہ کام منافقین میں تھا پھر اس سے منع کئے گئے'' (تفسیر قرطبی) یہ تو عام مسلمانوں میں مجاہدین کے خفیہ رازوں کونشر کرنے کی بات تھی، ہرچہ کفار کو مسلمانوں کے راز پہنچانے کی بات ہے تو کیا یہ افواہ اور پروپیگنڈہ ہے یا جاسوسی ہے؟ آیئے اس کے لئے جاسوسی کی تعریف میں علماء کے اقوال نقل کرتے ہیں تاکہ معلوم ہوجائے کہ کیا جاسوس کی تعریف اس لڑکی پر منطبق ہوتی ہے۔علامہ محمد بن عبداللہ خرشی رحمہ اللہ شرح خلیل میں فرماتے ہیں **ھوالذی یطلع علی عورات المسلمین وینقل اخبارھم للعدو** ترجمہ: جاسوس وہ ہے جو مسلمانوں کے خفیہ رازوں کو معلوم کرتا ہو اوران کے خبروں کودشمن تک پہنچاتا ہو، اسی طرح علامہ احمد بن یحییٰ النجمی رحمہ اللہ تاسیس الاحکام میں فرماتے ہیں **الجاسوس ھوالذی یرید اکتشاف اخبار المسلمین لیدل العدو علیٰ ذالک** ترجمہ: جاسوس وہ ہے جو مسلمانوں کے خبروں کو معلوم کرنے کا ارادہ رکھتا ہوتا کہ دشمن کو بتائے، اسی طرح دوسرے علماء نے بھی تعریفات کئے ہیں لیکن اختصار کی وجہ سے ہم ان کو ترک کرتے ہیں۔لہذا ملالہ یوسفزئی جو طالبان کے خلاف ایک مکمل ڈائری لکھتی تھی اسلئے ہم پورے وثوق کے ساتھ کہتے ہیں کہ وہ ایک جاسوس لڑکی تھی اور جاسوس کا حکم قتل ہے علامہ سحنون فرماتے ہیں **اذا کاتب المسلم اھل الحرب قتل ولم یستتب** ترجمہ: جب مسلمان کفار کو مسلمانوں کے احوال لکھے تو وہ قتل کیا جائے گا اوراس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔امام ابن القاسم فرماتے ہیں **یقتل ولاتعرف لھذا توبۃ وھو کا لزندیق** ترجمہ وہ قتل کیا جائے گا اوراس کی توبہ مقبول نہیں ہے اور وہ زندیق کی طرح ہے، امام محمد بن مصطفیٰ طرابلسی حنفی رحمہ اللہ نے بھی ایسے شخص کو زندیق کی طرح قرار دیا ہے لہذا وہ کاملیہ میں فرماتے ہیں اگر ایسے لوگوں کے بارے میں معلومات حاصل ہوجائے تو وہ قتل کیا جائے گا احناف کی رائے میں اگر جاسوسی جاسوس کا مسلسل عادت ہو تو وہ قتل کیا جائے گا اور یہ لڑکی مسلسل طالبان کی خبروں کو دشمن کے پاس بھیجتی تھی، اسی طرح علامہ کاسانی حنفی فرماتے ہیں **وکذا لوحرض علی القتال اودل علیٰ عورات المسلمین اوکانوا ینتفعون برأیہ اوکان مطاعا وان کانت امرأۃ او صغیرا لوجود القتال من حیث المعنیٰ**۔ترجمہ: اوراسی طرح قتل کیا جائے گا اگر وہ ان کو جنگ پر ابھارتا ہے یا مسلمانوں کے پوشیدہ راز بتاتے ہیں یا دشمن اس کی رائی پر فائدہ حاصل کرتے ہیں (یعنی وہ جنگ میں مشورے دیتا ہے) یا اس کی اطاعت کی جاتی ہے اگرچہ عورت ہو یا بچہ ہو وہ قتل کیا جائے گا۔

۲۔ملالہ یوسفزئی جاسوسی کے ساتھ ساتھ مجاہدین کے خلاف پروپیگنڈہ کرتی تھی ،گل مکئی کے نام سے جاری شدہ ڈائری طالبان کے خلاف باتوں سے عبارت ہے اوراس میں طالبان کے خلاف بہت سی ایسی باتیں کی گئی ہے جن کا مقصد طالبان کو بدنام کرنے کے سوا کچھ بھی نہیں، اسی طرح میڈیا کے سامنے ہرانٹرویو میں وہ طالبان کے خلاف اور فوج کی حمایت میں باتیں کرتی تھی اوراسی وجہ سے پاکستانی حکومت اور فوج کی طرف سے اس کو ایوارڈز اور انعامات مل رہے تھے جبکہ مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

''لَئِنْ لَّمْ یَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِی الْمَدِیْنَةِ لَنُغْرِیَنَّکَ بِهِمْ ثُمَّ لَایُجَاوِرُوْنَکَ فِیْهَآ اِلَّا قَلِیْلًاجۛ مَّلْعُوْنِیْنَ جۛ اَیْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِیْلًا''

ترجمہ:''اگر منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے اور جو (مدینے کے شہر میں) بُری بُری خبریں اڑایا کرتے ہیں (اپنے کردار) سے باز نہ آئیں گے تو ہم تمہیں اُن کے پیچھے لگا دیں گے پھر وہاں تمہارے پڑوس میں نہ رہ سکیں گے مگر تھوڑے دن۔۶۰۔(وہ بھی) پھٹکار کئے ہوئے جہاں پائے گئے پکڑے گئے اور جان سے مار ڈالے گئے۔''

اس آیت میں اللہ جل جلالہ نے مسلمانوں اور مجاہدین کے خلاف پروپیگنڈے کرنے والوں کو دھمکی دی ہے کہ اگر وہ اپنے پروپیگنڈوں اور اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بات کرنے سے باز نہ آئے تو وہ پکڑے جائیں اور سخت ترین طریقے سے قتل کئے جائیں گے یہاں پر اللہ جل جلالہ نے صرف قتل کی نہیں بلکہ سخت ترین طریقے سے قتل کی دھمکی دی ہے اسلئے کہ ''قتلوا'' مخفف نہیں بلکہ مشدد ہے جو باب تفعیل سے ہے اور اس سے مراد سخت ترین قتل ہے۔

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب فتح مکہ کے موقع پر عام معافی کا اعلان کیا تو عبداللہ ابن خطل، مقیس بن صبابہ اور دو لونڈیوں کے بارے میں فرمایا کہ ان کو قتل کرو اگرچہ کعبے کے غلاف کے ساتھ لٹکے ہوئے ہوں، چنانچہ مسند شاشی میں ہے'' **اقتلوهم ولو وجدتموهم معلقين باستار الكعبة**'' ترجمہ:''ان کو قتل کرو اگرچہ تم ان کو کعبہ کے غلاف کے ساتھ لٹکے ہوئے کیوں نہ پاؤ'' اور مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے''**ومن دخل دار ابی سفيان فهو آمن الا ابن خطل ومقيس ابن صبابه الليثى وعبد الله ابن سعد بن ابى سرح وقينيتين فان وجدتموهم معلقين باستار الكعبة فا قتلوهم**'' ترجمہ:''اور جو کوئی ابوسفیان کے گھر داخل ہو جائے تو اسکو امن ہے مگر ابن خطل، مقیس ابن ابی صبابہ، عبداللہ ابن ابی سرح اور دو لونڈیاں اگر تم ان کو کعبہ کے استار کے ساتھ معلق پاؤ گے تو پھر بھی ان کو قتل کرو۔''

اب غور کا مقام ہے کہ یہ عورتیں جو بعد میں قتل کی گئی ان کا جرم کیا تھا؟ مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈہ کرنا اور مسلمانوں کے خلاف لوگوں کو جنگ پر ابھارنا ان کے ایسے جرائم تھے جن پر وہ ناقابل معافی قرار پائیں، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈہ اتنا عظیم جرم ہے کہ باوجود اس کے کہ:۔ا۔یہ عورتیں تھی،۲۔لونڈیاں تھی،۳۔حکم رحمۃ للعالمین کا تھا جو پوری دنیا کے لئے رحمت تھا،۴۔یوم الفتح تھا جو کہ یوم الرحمت ہے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یوم الرحمت قرار دیا، جب ایک صحابی نے آواز بلند کیا **اليوم يوم الملحمة** یعنی آج چیتھڑے اڑانے والی جنگ کا دن ہے تو حضورﷺ نے فرمایا نہیں **اليوم يوم المرحمة** یعنی آج رحم کا دن ہے،۵۔جگہ مکہ ہے جو ساری دنیا کے لئے امن کی جگہ ہے اور جس کو بلدۃ الامن یعنی امن کی بستی کہا جاتا ہے اور ۶۔کعبہ کے غلاف سے لپٹی ہوئی تھی، ان کو معافی نہیں دی گئی اور قتل کر دی گئی۔ان میں سے کوئی چیز بھی ان کے کام نہ آئی اسلئے کہ میڈیا کا جنگ تلوار کی جنگ سے سخت ہے اور رحمت للعالمین کی طرف سے رحمت کے دن بھی عمومی رحمت تقسیم ہونے میں یہ عورتیں محروم ہوئی۔

ملالہ یوسفزئی کا جرم بھی یہی تھا کہ وہ مسلمانوں اور مجاہدین کے خلاف پروپیگنڈہ کرتی تھی اگر اس کو اپنی جرم کی سزا مل گئی تو کیا وجہ ہے کہ نام نہاد آزاد میڈیا نے آسمان سر پر اٹھایا ہے اور کہتے ہیں کہ اسلام عورت پر حملے کی اجازت نہیں دیتا قرآن وسنت سے بے خبر اور مغربی تہذیب سے باخبر یہ لوگ اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کو شرم نہیں آتی کہ اپنی طرف سے اسلام کی تشریحات کرتے ہیں؟ ملالہ یوسفزئی اس جنگ میں غیر جانبدار نہیں بلکہ ایک باقاعدہ فریق تھی، جنگ صرف اسلحہ سے نہیں بلکہ مختلف ذرائع سے لڑی جاتی ہے اور آج کل میڈیا کا دور ہے میڈیا کو جنگ میں خصوصی اہمیت حاصل ہے ملالہ کو باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ میڈیا پر اسلئے لایا گیا تھا کہ وہ طالبان کے خلاف نوجوان نسل کے ذہن خراب کریں۔

۳۔ملالہ یوسفزئی جو اس جنگ میں اپنا پسندیدہ شخص اوبامہ سمجھتی تھی اس وجہ سے وہ ایک بے دین اور کافر لڑکی تھی اس لئے کہ کفر اور کفار کے ساتھ محبت ایمان کی نابود ہونے اور کفر میں داخل ہونے کی صورت ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَ هُمْ اَوْ اَبْنَآءَ هُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْـرَتَهُـمْ'' ترجمہ:'' جولوگ اللہ پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے خواہ وہ ان کے باپ بیٹے یا بھائی یا خاندان کی ہی لوگ ہوں۔''

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں'' بین تعالیٰ ان الایمان یفسد بموالاۃ الکفار وان کا نوا اقرب'' ترجمہ:''اللہ تعالیٰ نے یہ واضح کیا کہ ایمان کفار کی دوستی سے برباد ہو جاتا ہے اگرچہ وہ کفار اس کے رشتہ دار کیوں نہ ہوں''یعنی اگر رشتہ دار نہ ہو تو پھر تو دوستی بہرحال کفر ہے،اس لئے کہ اس وقت دوستی کا دوسرا کوئی سبب نہیں بلکہ ضرور بالضرور ان کی کفر اور کافرانہ اعمال اور اسلام اور مسلمان دشمنی اور مسلمانوں کے خلاف لڑنا ہے۔

اسی طرح اللہ جل جلالہ فرماتے ہیں:

'' لَا يَتَّخِذِ الْـمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ مَـنْ يَّـفْـعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ ''ترجمہ:'' مومنوں کو چاہئے کہ مومنوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کریگا اُس سے اللہ کا کچھ (عہد) نہیں۔''

علامہ ابن جریر طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''فقد برئ من اللہ وبرئ منہ بارتدادہ عن دینہ ودخولہ فی الکفر''ترجمہ'':پس جو شخص ایسا کام کرے تو اللہ اس سے بری ہے اور وہ اللہ سے بری ہے اس کی اپنے دین سے ارتداد کی وجہ سے اور کفر میں داخل ہونے کی وجہ سے۔ ''

کسی پختون کا غیرت یہ برداشت کرے گا کہ اس کی گھر پر بیٹھی بہن یہ اعلان کرے کہ فلاں شخص اس کا پسندیدہ ہے؟اور پھر چند لوگوں کے سامنے نہیں بلکہ پوری دنیا کے میڈیا پر اور وہ پسندیدہ شخص بھی غیر مسلم اور غیر پختون ہے بلکہ پوری دنیا کا دشمن اور خون چوسنے والا ہے،ملالہ اگر لاکھوں مسلمان بچوں اور عورتوں کے قاتل اوبامہ سے محبت کرتی ہے تو پھر اس کو بھی اپنا انجام ان بچوں اور عورتوں کے انجام سے دوسرا نہیں دیکھنا چاہئے۔

۴۔ملالہ یوسفزئی پر حملہ کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ وہ پختونوں کے اسلامی معاشرے میں فساد برپا کرنا چاہتی تھی اور وہ یہ کہ وہ اسلام اور پختون روایات کے مطابق عورت کو گھر کے اندر دیوار کے پیچھے پردے میں برداشت نہیں کرتی تھی بلکہ وہ چاہتی تھی اور باقاعدہ اس بات کی تبلیغ کرتی تھی کہ عورت گھر سے باہر آجائے اور اس کی طرح شوپیس بن جائے،جبکہ پردہ ایک اسلامی حکم ہے اور قرآنی حکم ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

''وَقَـرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى''ترجمہ:'' اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور جس طرح (پہلے) جاہلیت (کے دنوں) میں اظہار تجمل کرتی تھیں اس طرح زینت نہ دکھاؤ۔''

اور معاشرے میں فساد پھیلانے والے کو شرعی اصطلاح میں ساعی بالفساد کہا جاتا ہے جس کا قتل از روئے شرع جائز ہے صاحب درمختار فرماتے ہیں

''وجمیع الکبائر والاعونۃ والسعاۃ یباح قتل الکل ویثاب قاتلھم ''ترجمہ:'' اور تمام کبیرہ گناہوں کے کرنے والے اور کفار اور ظالموں کے معاونین اور معاشرے میں فساد پھیلانے والوں کو قتل کرنا مباح ہے اور ان کے قاتل کو ثواب ملتا ہے۔''اور پھر فرماتے ہیں'' وافتی الناصحی بوجوب قتل کل موذ''' اور امام ناصحیؒ نے ہر موذی کے قتل کو واجب قرار دیا ہے۔''امام ابن عابدین مذکورہ عبارت کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں'' کہ کبیرہ گناہ جس پر لوگوں کو قتل کیا جاتا ہے مراد اس سے وہ کبیرہ گناہ ہے جو متعدی ہو یعنی معاشرے میں فساد پھیلاتا ہو۔''

ملالہ یوسفزئی کو ہم نے تعلیم کی وجہ سے قتل نہیں کیا ہے۔

اگر ہم تعلیم کی وجہ سے لڑکیوں کو قتل کرتے تھے تو بہت سی لڑکیاں ہیں جو روزانہ سکول جاتی ہیں اور ان کی گاڑیوں کو ہم نشانہ بنا سکتے ہیں لیکن ہم اس بات پر کسی کو قتل نہیں کرتے، ملالہ تو جہاد اور مجاہدین کے خلاف کھل کر میدان میں آئی تھی اور اس کا اس جنگ میں باقاعدہ ایک حصہ تھا لہذا اس کے ساتھ اپنے عمل کے مطابق سلوک کیا گیا اور جن لوگوں کو اس پر حملے پر دکھ ہے تو ان کو چاہئے تھا کہ وہ اس لڑکی کو اس وقت خاموش کرتے جس وقت یہ طالبان کے خلاف بولتی تھی اور اس کو ڈھال بنا کر طالبان کے خلاف استعمال نہ کرتے، کسی پختون کی یہ روایت نہیں کہ اس کا کسی کے ساتھ جنگ ہے اور اس کی بیوی باہر آکر اس کے ساتھ جنگ میں برابر کا حصہ لے اور اس کے دشمن کو برا بھلا کہنا شروع کرے بلکہ پختون کی روایت یہ ہے کہ وہ اپنی بیوی اور بیٹی کو کہتا ہے کہ تم گھر بیٹھ جاؤ میں اس کے لئے کافی ہوں لیکن یہ شرم وحیا سے عاری بزدل حکمران اور افواج لڑکیوں اور عورتوں کو آگے کر کے ان کا آڑ لیتے ہیں اور پھر جب وہ حملہ میں ماری جاتی ہیں تو آسمان سر پر اٹھاتے ہیں کہ ہائے عورت کو ماردیا، ہائے معصوم بچی کو قتل کردیا۔

خضر علیہ السلام کا بچے کو قتل کرنے والی دلیل:۔

انہوں نے جب پندرہ سال کی بالغ لڑکی سے معصوم بچی بنایا تو ہم نے اس وقت خضر علیہ السلام کا وہ واقعہ دلیل میں پیش کیا جس میں خضر علیہ السلام نے ایک بچے کو قتل کیا تھا جس کی کفر سے دوسرے اہل اسلام کو خطرہ تھا، اس پر مغربی میڈیا کے صحافیوں نے شور مچایا کہ خضر تو پیغمبر تھے ان کو تو اللہ نے اطلاع دیا تھا، آپ تو پیغمبر نہیں ہیں، پتہ نہیں کہ سمجھنے اور جاننے والے زیادہ ہیں یا نہ جاننے والے جاہل؟

اگر ہم خضر بن رہے ہوتے اور خضر کی طرح کرتے تو ملالہ "معصوم بچی" کو سوات میں اس وقت مارتے جب یہ چھوٹی تھی اور اس سے طالبان کے خلاف یہ زہریلا پروپیگنڈا سرزد نہیں ہوا تھا، اسلئے کہ حضرت خضر نے اس بچے کو اس وقت مارا تھا جبکہ اس سے سرکشی ظاہر نہیں ہوئی تھی جبکہ ہم نے ملالہ کو اس کے منحوس کردار کے بعد مارا ہے جبکہ اس نے ہمارے خلاف اپنا زہر پوری طرح اگلنا شروع کیا، اگر ہم اس کو قبل العمل یا تعلیم کی وجہ سے مارتے تو خود حامد میر کہتا ہے کہ میں جب اس سے سوات میں انٹرویو لے رہا تھا تو اس وقت پیچھے طالبان موجود تھے لیکن اس وقت جب میں نے اس سے پوچھا کہ تم اپنے تعلیم حاصل کرنے میں کسی نہیں ڈرتی ہو تو اس نے کہا کہ میں کسی سے نہیں ڈرتی ہوں تو کیا ہم اس وقت جب پورے سوات پر ہماری حکومت تھی، فوج کی کانوائے بھی جانے کے لئے ہم سے اجازت لیتی تھی اس لڑکی کو قتل نہیں کرسکتے تھے؟ لیکن عمل سے پہلے اور تعلیم حاصل کرنے کی وجہ سے ہم اس کے مارنے کو جائز نہیں سمجھتے تھے بلکہ اس جنگ میں ہمارے دشمن کی صف میں واضح ہو کر کھڑے ہونے کی وجہ سے ہم نے اس کو مارا۔

شریعت میں تو اس بچے کو بھی قتل کرنا جائز ہے جو مسلمانوں اور مجاہدین کے خلاف غلط پروپیگنڈہ کرتا ہے یا ان کے خلاف لوگوں کو جنگ پر ابھارتا ہے یا جاسوسی کرتا ہے علامہ کاسانی حنفی بدائع الصنائع میں جنگ میں عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مبارک حدیث نقل کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "**لاتقتلوا ولیدا ولا امرأة**" ترجمہ: "بچے اور عورت کو نہ مارو۔" پھر اس کے بعد فرماتے ہیں "کہ اگر ان میں سے کوئی لڑے تو وہ قتل کیا جائیگا" پھر جنگ کی تقسیم کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"کہ جنگ دو طرح کی ہے ایک حقیقی جنگ ہے اور وہ میدان میں لڑنا ہے اور دوسرا معنوی جنگ ہے اور وہ مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈہ کرنا، ان کے خلاف لوگوں کو جنگ پر ابھارنا، ان کے پوشیدہ رازوں کو دشمن تک پہنچانا یہ معنوی جنگ میں داخل ہے اور دونوں طرح کی جنگ میں کسی عورت، بچہ یا بچی کے شریک ہونے کی صورت میں وہ قتل کیا جائے گا" چنانچہ فرماتے ہیں "**وکذا لو حرض علی القتال اودل علیٰ عورات المسلمین او کانوا ینتفعون برأیه او کان مطاعا وان کان امرأة او صغیرا لوجود القتال من حیث المعنیٰ**۔"

ترجمہ:''اوراسی طرح قتل کیا جائے گا اگر وہ ان کو جنگ پر ابھارتا ہے یا مسلمانوں کے پوشیدہ راز بتاتا ہے یا دشمن اس کی رائی پر فائدہ حاصل کرتے ہیں (یعنی وہ جنگ میں مشورے دیتا ہے) یا اس کی اطاعت کی جاتی ہے اگر چہ عورت ہو یا بچہ ہو وہ قتل کیا جائے گا''اب اگر ملالہ چھوٹی بچی بھی ثابت ہو جائے تو بھی اس کے قتل کے لئے اس کا پروپیگنڈہ اور طالبان کے خلاف کفار و مرتدین کو جنگ پر ابھارنا اور مجاہدین کے پوشیدہ رازوں کو ان تک پہنچانی والی ڈائری کافی ہے۔

کیا ملالہ کو قتل کرنے والے مسلمان ہو سکتے ہیں؟

حامد میر نے کہا کہ کیا ملالہ کو قتل کرنے والے مسلمان ہو سکتے ہیں؟ حامد میر صاحب! فتویٰ یہ نہیں کہ تم کسی شرعی مسئلے کو عوام الناس کے سامنے رکھ کر اس پر ان کی رائے لیتے ہو اور شریعت کا مذاق اڑاتے ہو، آپ کے سامنے تو ویسے اسلام کی کوئی حیثیت نہیں ہے، فتویٰ دینا تو علماء کا کام ہے اور کفر واسلام کا مسئلہ تو پھر ایک انتہائی نازک مسئلہ ہے، آپ عوام سے فتوے لیتے ہو، خاک ہدایت پاؤ گے؟ کیا کسی بچے یا بچی کی قتل سے کوئی کافر ہو جاتا ہے؟ اگر آپ کے نزدیک ایسا ہے تو پھر خیر ہم اس ایک کفر سے توبہ کرلیں گے کہ ہم نے ایک پندرہ سالہ بالغ بچی کو مارا ہے لیکن جس فوج نے ہزاروں کی تعداد میں عورتوں، بچوں اور بچیوں کو شہید کیا ہے، آپ کے نزدیک ان کا حکم کیا ہوگا؟ لال مسجد اور جامعہ حفصہ تو آپکے بہت قریب ہے، قبائلی علاقوں میں پاکستانی فوج کی طرف سے شہید کیے گئے بچوں اور بچیوں کے تصاویر میرے خیال میں آپ نے نہیں دیکھے ہیں؟ جس دن ملالہ پر حملہ ہوا اسی دن اورکزئی ایجنسی میں پاکستانی جیٹ طیاروں نے ایک گھر پر بمباری کی جس میں ایک عورت اور دو بے گناہ نابالغ بچے شہید ہوئے، خروٹ آباد کا واقعہ کیا بھول گئے ہو؟ اس میں تو ماں کی پیٹ میں موجود معصوم بچہ بھی مارا گیا وہ زیادہ بے گناہ ہوگا جس نے ابھی تک دنیا بھی نہیں دیکھا تھا اور پاکستانی فوج نے اس کو اپنا دشمن سمجھ کر پیدا ہونے سے پہلے قتل کیا یا ملالہ جو مسلسل سنگین جرائم کے بعد نشانہ بنی؟

اگر یہ کام کفر ہے تو پھر تو آپ کو بھی چاہئے کہ آج کے بعد میڈیا پر پاکستانی فوج کی جگہ کافر فوج کہیں کیونکہ انہوں نے تو ہزار ہا ایسے جرائم کئے ہیں اور پھر کافر کیسے شہید ہو سکتا ہے کہ آپ کی میڈیا فوجی اہلکاروں کو شہید کے مبارک لقب سے بھی یاد کرتی ہے اور ماشاءاللہ اس وقت تو آپ کی آزادی کا عالم یہ تھا کہ جب آپ طالبان کے فعل کی تشبیہ دے رہے تھے تو آپ نے کہا کہ پھر ان امریکیوں میں جو بے گناہ بچوں کو ڈرون حملوں میں مارتے ہیں اور تم میں کیا فرق ہے؟ آپ نے یوں کیوں نہیں کہا کہ پھر پاکستانی فوج جو اندھادھند بمباریوں میں ہزاروں قبائیلی مسلمانوں کو خاک و خون میں تڑپا دیتی ہے میں اور تم میں کیا فرق ہے؟ کیا صرف اسلیئے کہ آپ کی صحافت اور میڈیا آزاد ہے؟

ہم اور امریکیوں میں کیا فرق ہے؟

پہلے تو جیسا کہ ہم نے عرض کیا آپ کو یہ کہنا چاہئے تھا کہ تم میں اور پاکستانی فوج میں پھر کیا فرق ہے وہ بھی قبائل میں بچوں کو شہید کرتے ہیں اور تم نے بھی ایک بچی پر حملہ کیا لیکن خیر وہ تو آپ کی بزدلی اور غلامی کی دلیل ہے اس بارے میں تو ہم کچھ نہیں کہیں گے رہی اس بات کا جواب کہ ہم اور امریکیوں میں فرق یہ ہے کہ وہ نابالغ بچوں کو جو ان کے خلاف کسی قسم کے جنگ میں شریک نہیں ہے مارتے ہیں اور ہم نے ایک بالغ لڑکی پر اس کے بعد حملہ کیا جب وہ ہمارے خلاف میڈیا جنگ کا اہم کردار بن گئی۔اب ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ کل تک بلکہ آج بھی تم امریکہ کے خلاف لڑنے والے مجاہدین کو دہشت گرد کہتے ہو اور امریکہ بھی ان کو دہشت گرد کہتا ہے تو تم میں اور اوبامہ میں کیا فرق ہے؟؟؟؟؟؟

مرکزی ترجمان تحریکِ طالبان پاکستان

احسان اللہ احسان